حروف تہجی قرآن کریم کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے انتیس سورتوں کے شروع میں مذکور ہے اور یہ چودہ حروف ہیں جو کہ کل حروف تہجی کا نصف ہے امام بیضاوی نے مخارج اور احکام تجوید کے مطابق حروف کی ہر قسم میں سے آدھی تعداد ان حروف میں ثابت کیا ہے۔ (تفسیر انوار التنزیل : سورة البقرة) ان حروف کو علماء نے ان کلمات میں جمع کیا ہے۔ (نص حكيم قاطع له سر)

۴۔ ہر وہ سورہ جن میں انبیاء علیہم السلام اور امم سابقہ کے قصے مذکور ہیں اور یہ بھی سورہ بقرہ کے علاوہ ہے۔

۵۔ ہر وہ سورت جس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا قصہ مذکور ہو اور یہ بھی سورہ بقرہ کے علاوہ ہے۔

مدنی سورتوں کے ضوابط :

۱۔ ہر وہ سورہ جس میں حدود اور فرائض مذکور ہیں۔

۲۔ ہر وہ سورہ جس میں جہاد کی اجازت اور جہاد کے احکام وارد ہیں۔

۳۔ ہر وہ سورہ جس میں منافقین کی صفات مذکور ہیں۔ بعض علماء نے اس میں سے سورہ عنکبوت کو مستثنیٰ کیا ہے۔ اس میں بھی درست بات یہ ہے سورہ عنکبوت کی جن آیات میں منافقین کی صفات مذکور ہیں وہی آیات مدنی ہیں۔

مکی، مدنی اور مختلف فیہ سورتیں:

بالاتفاق مدنی سورتیں بیس ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں البقرة، آل عمران، النساء، المائدة، الانفال، التوبة، النور، الأحزاب، محمد، الفتح، الحجرات، الحديد، المجادلة، الحشر، الممتحنة، الجمعة، المنافقون، الطلاق، التحريم، النصر.

مختلف فیہ سورتیں:

قرآن مجید کی جن سورتوں کے مکی اور مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے وہ بارہ سورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں: الفاتحة، الرعد، الرحمٰن، الصف، التغابن، المطففين، القدر، البينة، الزلزال، الاخلاص، الفلق، الناس.

باقی بیاسی سورتیں بالاتفاق مکی ہیں۔

☆☆☆☆☆

عالمی افق

یہودیوں کا کیتھولک چرچ پر ڈاکا

تالیف: سید عاصم محمود　　　　تلخیص: عبدالرحیم روزی

25 جنوری 1904 کو صیہونیت کا ممتاز رہنما تھیوڈور ہرتزل، پوپ پائس دہم سے ملنے ویٹیکن سٹی گیا تا کہ اس کی حمایت حاصل کر کے یہودی ریاست اسرائیل کا قیام آسان بنایا جائے۔ مگر پوپ پائس نے یہ کہہ کر اس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا کہ ''یہودیوں نے مسیح کو قبول نہیں کیا۔ اس لیے ہم کبھی یہودی قوم کے دوست نہیں بن سکتے''۔

اس سے قبل پوپ کا سیکرٹری اسے بتا چکا تھا ''جب تک یہودی حضرت عیسیٰ کو پیغمبر کی حیثیت سے تسلیم نہیں کرتے، تب تک ہم ان کی حمایت نہیں کر سکتے، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ جب بھی معاشرے کے لیے کوئی تباہ کن بات سامنے آئی اس کے پیچھے یہودی ہاتھ کارفرما تھا اور ہے''۔

یہ تلخ جوابات سن کر ہرتزل کو مایوسی نہیں ہوئی بلکہ عیسائیوں کے بنیادی عقیدے میں نقب زنی کرنے اور ان کے اعلیٰ دینی مناصب میں اپنے آدمی داخل کرنے کی تگ و دو میں لگ گیا۔ یہودیوں نے رومن کیتھولک کے خلاف اپنا محاذ سولہویں صدی میں اس طرح کھولا کہ یورپ کے یہودی بینکاروں نے اپنے سرمایے کے بل بوتے پر کئی خفیہ تنظیمیں وجود میں لائیں اور پہلے سے قائم تنظیموں کو بھی فعال بنا دیا۔ تا کہ ان کے ذریعے پوری دنیا پر اپنی حاکمیت قائم ہو۔ اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے۔ امریکہ سمیت تمام ترقی یافتہ ممالک میں انھی خفیہ صیہونی اداروں کے اشاروں پر حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی ہیں۔

اٹھارویں صدی میں فری میسنری اور الومانتی یہودی تنظیموں نے کیتھولک چرچ کا ڈھانچہ بدلنے کا بیڑا اٹھایا اور آزاد خیالی، راسمالیت (کمیونزم) اور اشتراکیت (سوشلزم) کی تحریکیں چلائیں اور انہیں خوب سرگرم کیں۔

چرچ کو اپنے اشاروں پر چلانے کیلئے انیسویں صدی کے اوائل میں ایک خفیہ دستاویز ''التاوینڈیتا'' کی ہدایات تیار کی گئیں۔ جس میں فری میسنروں کو بتایا گیا کہ انھوں نے کیتھولک چرچ میں داخل ہو کر اعلیٰ مناصب پر قبضہ جمانا ہے۔ اس دستاویز کا ڈھانچہ دو بنیادوں پر استوار تھا:

۱۔ کیتھولک چرچ کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھال دینا۔

۲۔ ایسی نئی دینیات متعارف کروانا جو پرانی تعلیمات کو بدل ڈالے۔

یہ دستاویز پوپ گریگوری (1826۔1831) کے ہاتھ لگ گئی اس کے حکم پر اسے فوراً شائع کیا گیا اور اس کے بعد آنے والے تمام پوپ بھی اس خفیہ دستاویز اور اس کے مرتبین کی شدید مذمت کرتے رہے۔

منصوبے کے مطابق فری میسن، پادریوں کے بھیس میں چرچ کی مذہبی تربیت گاہوں میں داخل ہو گئے اور دولت کے بل بوتے پر کئی پادریوں کو اپنا ہمنوا وہم پیالہ بنا لیے اور آخر خود ہی پوپ کے عہدتک جا پہنچے۔ آج بھی دنیا میں ایسے یہودیوں کی کمی نہیں جو عیسائی، مسلمان یا ہندو بنے بیٹھے ہیں۔

1903 میں پوپ لیوسوم کے مرنے پر فری میسنری پادری، کارڈنیل ماریانورمپولو پوپ بنتے بنتے رہ گیا، کیونکہ آخر وقت میں آسٹریا کے بادشاہ فرانز جوزف نے اس کا تقرر ویٹو کر دیا تھا۔ اس شکست کے باوجود یہودیوں نے ہمت نہ ہاری۔

پہلا فری میسنری پوپ:

اکتوبر 1958 میں امریکی و برطانوی بشپوں کی حمایت اور دباؤ سے جنسی مرض کا شکار فری میسنری پادری کارڈنیل انجیلو رونکالی، جان xviii کے نام سے پوپ بن گیا۔ اس کے اپنے بیان کے مطابق اس نے اپنی سالی سمیت دو سو عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کیے تھے۔ انجیلو نے نہ صرف کیتھولک کے بنیادی نظریے تبدیل کیے بلکہ چرچ میں مادہ پرستی، اشتراکیت اور لادینیت کے اصول داخل کر دیے۔

1962 میں اس نے ویٹکن کونسل دوم منعقد کیا جس کا ظاہری مقصد کیتھولک چرچ کو روشن خیالی اور جدیدیت کے نظریات کے مطابق ڈھالنا اور عیسائیوں اور یہودیوں کے تعلقات پر نظر ثانی کرنا تھا۔ اس کونسل کا ناظم اصل میں یہودی اور بظاہر عیسائی ویٹکن سیکرٹریٹ کا سربراہ کارڈینل آگستین بیا (۱۸۸۱۔۱۹۶۸) کو بنایا گیا۔ جس نے فوراً اس مسودے کی تیاری پر کام شروع کر دیا جس کے ذریعے یہودیوں کو بے گناہ قرار دینا تھا۔ بیا نے مسودے کی تیاری میں یہودیوں سے باقاعدہ رابطہ کیا نیز پوپ نے بھی ویٹکن سیکرٹریٹ کو ہدایات جاری کیں کہ مسودے میں سخت الفاظ میں یہود دشمنی کی مذمت ہونی چاہیے۔

ورلڈ کانفرنس آف جیوش آرگنائزیشن (یہودی) کے صدر نے پوپ پر زور دیا کہ چرچ کی کتب اور عبادات میں یہودیوں کے خلاف موجود مخالفانہ باتیں حذف کر دی جائیں، مگر یہ آسان کام نہیں تھا۔

31 مارچ 1963 میں بیا نے نیویارک میں اہم یہودی رہنماؤں سے ملاقاتیں کر کے مسودے کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے فوراً بعد مغربی ذرائع ابلاغ عیسائیوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے ہٹلر کی طرف سے دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں کے قتل عام کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے لگے۔

کئی بشپ اس قسم کا یہود نواز مسودہ تیار کرنا نہیں چاہتے تھے۔ ان بشپوں کا تعلق مشرق وسطی اور جنوبی امریکہ سے تھا۔ عرب ممالک کے بشپوں کو یقین تھا کہ اگر کیتھولک چرچ نے یہودیوں کو بے گناہ قرار دیا تو عرب ان کا مذاق اڑائیں گے۔ چنانچہ یہودیوں کے ہاتھوں اکثر بشپوں کے رام کرنے کے باوجود مسودہ جلد تیار نہ ہو سکا اور چار برس لگ گئے۔

ایک یہودی پوپ بن گیا:

1963 میں پوپ جان انجیلو چل بسا۔اس کی جگہ گیووانی مونٹیسی پال چہارم کے لقب سے نیا پوپ بنا، پال چہارم حقیقت میں یہودی تھا۔ان کے آباؤ واجداد کو عیسائی حکمرانوں نے زبردستی عیسائی بنالیا تھا مگر وہ خفیہ طور پر یہودی ہی رہے تھے۔اس جعلی عیسائی پوپ کے دور میں اس مسودے کی تیاری زور شور سے ہونے لگی جس کے ذریعے عام عیسائی یہود کو اپنا دوست سمجھنے لگیں۔

دسمبر 1965 کے اوائل میں ویٹیکن کونسل دوم کا چوتھا اجلاس ہوا۔اس میں ''بیا'' کا ترتیب دیا ہوا مسودہ بحث ومباحثہ اور منظوری کیلئے پیش ہوا۔حسب توقع 1363 بشپوں نے اسے منظور کیا جبکہ 250 نے منظوری کے خلاف ووٹ دیا۔اکثریتی منظوری کے باعث یہ مسودہ کیتھولک چرچ کا قانون بن گیا۔

جیسے ہی یہودیوں کو منظوری کی خبر ملی ان میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔امریکہ اور یورپ کے اخبارات نے بڑے اہتمام سے یہ خبر شائع کی۔اور اس پر ہیجان انگیز شہ سرخیاں جمائیں ''ویٹیکن نے یہودیوں کو معاف کردیا، یہودی مجرم نہیں''۔''روم نے یہودیوں کو بے گناہ قرار دیا''۔اس قانون کے مطابق۔''کیتھولک عیسائیوں کے نزدیک یہودی خدا کی پسندیدہ قوم ہے۔اور یہودیوں نے حضرت عیسی کو قتل نہیں کیا تھا۔مزید برآں یہودوا (یہودیوں کے خدا) نے یہود سے جتنے وعدے کررکھے ہیں وہ سب پورے ہوں گے۔اس قانون نے کیتھولک عیسائیت کی چولیں ہی ڈھیلی کردیں۔چرچ کے عیسائیوں والے لباس پہنے ہوئے یہودیوں کی پیش کردہ یہود دوستی کی یہ روایت بعد میں آنے والے ہر پوپ نے نہ صرف برقرار رکھی بلکہ اسے بڑھاوا دیا۔

پال چہارم فری میسنری ہونے کے ساتھ ساتھ اشتراکی بھی تھا۔1944 میں وہ ویٹیکن کا سیکرٹری تھا مگر پوپ پائس نے اسے ہٹا دیا تھا کیونکہ پوپ کو اطلاع ملی تھی کہ وہ کمیونسٹوں سے خفیہ ملاقاتیں کررہا ہے۔

پال چہارم نے 1965 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا:''اب آپ سب لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ انسان کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین کریں۔آپ ان تمام باتوں کے نمائندے ہیں جو انسانی دانش میں محفوظ ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہی سب سے مقدس پیشہ ہے''۔یوں پوپ صاحب نے انسانی زندگی میں مذہب کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے عقل انسانی کو اعلی وبرتر قرار دیا جو فری میسنری کا مخصوص نظریہ ہے۔

پال چہارم نے یہودی آقاؤں کے ایماء پر مڑی یا ٹوٹی ہوئی صلیب کا ایک منحوس نشان اپنالیا جس پر حضرت عیسی کی کراہت انگیز تصویر کندہ ہے۔چھٹی صدی عیسوی میں یورپ کے شیطان پرست رہنما اسے بطور نشان استعمال کرتے تھے۔قرون وسطی میں کالا جادو کرنے والے جادوگر اسے استعمال کرنے لگے، اسے درندہ کا نشان سمجھا جاتا ہے۔اس کے باوجود ویٹیکن کونسل دوم نے اس کے استعمال کی اجازت دے دی۔جس کا استعمال اب تک ہے۔حالانکہ یہودی خفیہ تنظیموں کے نزدیک یہ نشان

دجال کے ہاتھوں میں ہوگا۔

نیز اس نے چرچ کے خلاف اور اقدامات کیے جن میں ضد جدیدیت قسم (ANTI MODERNIST OATH) اور ممنوعہ کتب کا اشاریہ ختم کرنا، کلیسائی قوانین تبدیل کرنا، کیتھولک نقطہ نظر سے لکھی گئی درسی کتب کو نئے سرے سے مرتب کر کے ان میں موجود یہود مخالف مواد کو ہٹانا شامل ہے۔ جس طرح اس نے شیلے بیکس جیسے فلسفیوں کی ہمت افزائی کی۔ جس کا کہنا تھا کہ ''سب سے فطری انسان وہ ہے جو کسی پر یقین نہیں رکھتا''۔ یہی فری میسنری کا نعرہ ہے۔

1976 میں ایک عیسائی رسالے، جورنل بورغیس (Journal Borghase) نے اونچے درجے کے ان 125 پادریوں کی فہرست شائع کی جو خفیہ طور پر فری میسن تھے۔ اس میں ان کی شمولیت کی تاریخ اور رمزی نام تک درج تھے۔

1969 میں پوپ پال چہارم نے کہا تھا ''چرچ کی زندگی بہت آزاد ہونے والی ہے، اب اس زندگی میں بہت کم پابندیاں ہوں گی۔ روایتی قوانین کم سے کم کر دیے جائیں گے اور آزادی کو فروغ دیا جائے گا۔ یہ نعرہ فری میسنری اور لادینیت کا نعرہ ہے۔

پوپ پال کی وفات کے بعد خفیہ رپورٹوں کے ذریعے انکشاف ہوا کہ وہ 1936 تا 1950 کمیونسٹ خفیہ تنظیموں سے وابستہ تھا۔ اس نے کئی قحبہ خانوں اور فحش فلمیں بنانے والے اداروں میں سرمایہ کاری کر رکھی تھی۔

جان پال اول:

1953 میں پہلی بار ویٹیکن سٹی میں حقیقی پادریوں کو احساس ہوا کہ چرچ میں فری میسنری گھس آئے ہیں۔ ان کے رہنما فادر اوسٹیس ای سیرس نے اعلان کیا کہ تمام حقائق سامنے لائے جائیں۔ مگر اسے زہر دے کر پراسرار طور پر ہلاک کیا گیا۔

اسی طرح پوپ جان پال اول کو زہر دے کر قصہ تمام کر دیا گیا، کیونکہ وہ بھی فری میسنری کارڈنیلوں اور بشپوں کا پول کھولنا چاہتا تھا۔ البینو لوکالونی اگست 1978 میں جان پال اول کے لقب سے نیا پوپ بنا اور اس نے بھی ان کا پول کھولنے کا فیصلہ کیا تو ان کے ارادے معلوم ہونے پر صرف 33 دن بعد زہر دے کر مروا دیا۔

پوپ جان پال دوم:

جان پال اول کے بعد کارول ووجتلائے جان پال دوم کا لقب اختیار کر کے کیتھولک چرچ کا سب سے بڑا زندہ رہنما بن گیا۔ اس نے پہلے خطاب میں پال چہارم کی تعریف کرتے ہوئے کہا ''انھوں نے چرچ کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا، اور اسے بدلتے زمانے کے مطابق ڈھالنے میں کامیاب رہے''۔

جان پال دوم پہلا پوپ ہے جو 1986 میں یہودیوں کے عبادت خانے میں داخل ہوا۔ اس نے روم کے صومعہ کے

ربی سے باتیں کرتے ہوئے کہا'' آپ لوگ ہمارے پیارے بھائی بلکہ ایک طرح سے بڑے بھائی ہیں''۔کیتھولک عیسائیوں کو پیغام دیا کہ'' یہود خدا کی پسندیدہ قوم ہیں کیونکہ اس نے یہودیوں کو سب سے زیادہ مخاطب کیا ہے''۔

1991 میں یورپ کے ممتاز رسالے'' ہیریڈ میگزین'' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا'' کیتھولک چرچ کی شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ (ریاست) اسرائیل حاصل کرنا یہودیوں کا حق ہے''۔

1993 میں وٹیکن سٹی نے باقاعدہ طور پر اسرائیل کو تسلیم کرلیا۔ یوں صرف ایک صدی بعد تھیوڈور ہرٹزل کا خواب پورا ہوگیا، جسے پوپ پائس دہم نے دھتکار دیا تھا۔

1997 میں پوپ نے ہالوین تہوار کے موقع پر تالمودی بیان دے کر کیتھولک دنیا کو حیران و پریشان کردیا:'' انجیل میں یہودیوں کے سلسلے میں جو کچھ موجود ہے کئی صدیوں سے اس کی غلط اور گمراہ کن ترجمانی کی جارہی ہے۔انہوں نے جو گناہ کیے وہ فرضی ہیں۔اس گمراہی کے باعث عیسائی یہود سے نفرت کرنے لگے یہی وجہ ہے کہ جب یورپ میں جنگیں ہوئیں تو ان میں یہودیوں کا خون ناحق بہایا گیا۔ یہ ناحق امر تھا''۔

تلمود کی اصل یہودیوں کے نزدیک حضرت موسیٰ کی تصنیف ہے،اس میں (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ کو جادوگر کہا گیا ہے اور حضرت مریم پر (نعوذ باللہ) بہتان باندھا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اب وہ جہنم میں پڑے سڑ رہے ہیں ۔تلمود کے مطابق حضرت عیسیٰ کو پھانسی ملی تو وہ اس کے مستحق تھے۔وہ ایک درندے کی موت مرے اور انہیں ایک گندے ڈھیر میں دفن کیا گیا۔(نعوذ باللہ)

تالمود کے مطابق عیسائی'' اس قدیم سانپ (شیطان) کی اولاد ہیں، جس نے حوا کو بہکایا تھا۔ یہ قاتل، ناپاک اور بت پرست ہیں۔عیسائی کے ساتھ بھلائی نہ کی جائے۔ان کے ساتھ دھوکہ بازی جائز ہے۔عیسائی مارنے والے جنت میں اعلیٰ مقام پائیں گے۔عیسیٰ کو یہودی رہنماؤں نے قتل کروایا تھا''۔

روز اول سے کیتھولک چرچ کا بنیادی موقف اور اجماع رہا تھا کہ یہودیوں ہی نے پیغمبر مسیح کو شہید کیا ہے۔دیکھیے تھسلنیسکیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط/ ۱۶،۱۵۔

پوپ جان پال دوم کے سابقہ جملے تالمود اور انجیل دونوں کے درج بالا کلام کو جھٹلاتے ہیں ۔پوپ آخری دم تک یہودیوں کے قتل عام کا ڈھنڈورا پیٹتا رہا جو جرمن نازیوں کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا تھا۔آخر کار 2 نومبر 1997 کو پوپ کے حکم پر کیتھولک چرچ نے یہ اعلان کردیا:'' یہود کی مخالفت کرنا حقیقت میں خدا کی اور چرچ کی مخالفت کرنے کے مترادف ہے۔''

انہی وجوہات کی بنا پر کئی عیسائی علماء نے کہا ہے کہ جان پال دوم دراصل پادری کی بھیس میں ایک ربی تھا۔وہ سمجھتے ہیں

کہ پوپ نے یہود دشمنی کی مذمت کرتے ہوئے جو جملے کہے تھے۔ان میں سے اکثر میں حضرت عیسٰی کونشانہ بنایا گیا ہے۔ان کے نزدیک پوپ عیسی کا نہیں بلکہ دجال کا نمائندہ تھا۔

مارچ 2000 میں پوپ یروشلم پہنچ گیا اور یادوشیم عجائب خانے کا دورہ کیا جہاں یہودیوں کے قتل عام کے سلسلے میں یادگاریں محفوظ ہیں۔26 مارچ کو وہ دیوار گریہ (براق) پہنچا اور وہاں پر کاغذ پر لکھی ہوئی ایک دعا لٹکائی جس پر درج تھا:''اے ہمارے اجداد کے خدا! تم نے ابراہیم اور اس کی اولاد کو چنا تا کہ وہ پوری دنیا کی اقوام میں تمہارا نام لے سکے۔ہمیں بہت افسوس ہے کہ ماضی میں تمہارے بچوں کو بہت دکھ اور غم جھیلنے پڑے۔تم سے معافی چاہتے ہوئے ہماری خواہش ہے کہ ہم عہد بنی اسرائیل کے لوگوں سے بھائی چارہ قائم کرلیں۔''(جوہانس دوم) اسرائیل کا دورہ کرنے کے بعد وہ فلسطین بھی گیا مگر اس نے عوامی طور پر اس ظلم وستم کے خلاف ایک لفظ تک نہ کہا جو اسرائیلی نہتے فلسطینیوں پر ڈھار ہے ہیں۔

پوپ جان پال دوم کے ناقد عیسائی علماء کہتے ہیں ان کا نعرہ یہ تھا کہ''عیسائیت کی تاریخ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔بس میں نئی عیسائیت تخلیق کرنا چاہتا ہوں''۔اس کی اور اس جیسے یہودیوں کی کوششوں سے اب ویٹیکن سٹی کے حدود میں فری میسنری کی گیارہ لاجیں قائم ہیں۔اس کی وفات پر اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے پارلیمان میں تقریر کرتے ہوئے کہا:''وہ یہودیوں کے عظیم دوست تھے۔انہوں نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ اسرائیل (فلسطین) کا علاقہ یہودیوں،عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک مقدس ہے مگر وہاں رہنے کا حق صرف یہودیوں کو حاصل ہے''۔

اپریل 2005 میں ویانا کے آرچ بشپ سوفر شون بورن نے یروشلم میں خطاب کرتے ہوئے کہا:''تاریخ انسانی میں خدا نے صرف ایک بار کسی ملک کو وراثت کے طور پر لیا اور اسے اپنی پسندیدہ قوم کو دے دیا۔مرحوم جان پال دوم بھی یہی چاہتے تھے کہ یہودی اسرائیل میں رہیں کیونکہ بائبل میں ایسا ہی درج ہے۔اس لیے عیسائیوں کو خوش ہونا چاہیے کہ مقدس سرزمین یہود کو ملنے سے ایک بائبلی پیشن گوئی درست ثابت ہوگئی''۔

یادرہے کہ شون بورن نیا پوپ بننے کا ایک طاقتور امیدوار تھا۔اسی طرح ایک اور امیدوار جین میری لسٹگر تو کھلے عام اپنے آپ کو یہودی کہتا تھا۔جب 1981 میں پوپ نے اسے پیرس کا آرچ بشپ بنایا تو پورا فرانس حیران رہ گیا۔

کیتھولک چرچ کے ذریعے یہودی خیالات رکھنے والے رہنماؤں کی مادر پدر آزادی،مادہ پرستی،اخلاقیات کی تباہی،روشن خیالی کے نام پر فحاشی کے فروغ،انسانی حقوق کی آڑ میں دوسری اقوام کے استحصال اور جمہوریت کے نام پر لڑائیاں اور بدامنی پھیلانے کے نظریات کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے دو بڑے مذاہب عیسائیت اور اسلام کا تاروپود بکھیر دیا جائے اور اپنے مقاصد پورے کیے جائیں۔جب سے کیتھولک چرچ نے جدیدیت اور روشن خیالی کا چولا اوڑھا ہے،مغرب میں اخلاقیات روبہ